فردوسِ بریں میں کیا دھرا ہے | مداحیِ آل میں مزا ہے
قرآں بھی میرا ہمنوا ہے | منبر پہ ہوں عرش مل گیا ہے

پیہم جو یہ ’بند‘ کہہ رہا ہوں
اپنے ’بندوں‘ کا ناخدا ہوں

یہ طاعتِ حق بھی ہے ثنا بھی | ملتا ہے صلہ بھی ، مدعا بھی
یثرب بھی ، نجف بھی ، کربلا بھی | حیدر بھی ، نبیؐ بھی ، کبریا بھی

مداح کے ساتھ میں خدائی
ممدوح کے ہاتھ میں خدائی

گلدستۂ مدح بے بدل ہے | یہ علم و عمل کا ماحصل ہے
جو پھول جہاں ہے ، برمحل ہے | برسوں کی ریاضتوں کا پھل ہے

جب داغ ہے تو باغ پایا
جو گل نہ ہو وہ چراغ پایا

ہے میرے چمن کی گلفشانی | اولادِ نبیؐ کی مدح خوانی
وہ پائی ہے طبع نے روانی | کوثر ہے خجل ۔ لبن ہے پانی

رحمت سے جنابِ کبریا کی
برسات ہے مدحت و ثنا کی

مد ہے یہاں ۔ گریز و رزم بند | ہے دُرجِ دہن میں جامِ جم بند
ر حاسدوں میں ہیں جو قلمبند | حیرت سے ہوئے ہیں اُن کے دم بند

باندھی ہے ہوا نسیم ہوں میں
موسیٰ کی قسم! کلیم ہوں میں

یا غم مجھے تن جو ناتواں ہے | دل میں طاقت، قلم میں جاں ہے
ری پہ جو خندہ زن جہاں ہے | اے پیر! مرا سخن جواں ہے

دیتے ہیں یہ سب کلام حیدر
کام اُن کا عطا ہے، نام حیدر

یدر ۔ صفدر ۔ شجاع ۔ غازی | باطل کُش وصف شکن، نمازی
ہے جن کے عمل کی بے نیازی | اللہ کا دستِ کارسازی

مرکز ہیں ولا کے اور ولی ہیں
اعلیٰ ہیں ۔ عظیم ہیں ۔ علی ہیں

لے اُن کے ہے بزم علم سونی | یہ ہوں، تو بہار آئے دونی
سٹ جائے نصیب کی زبونی | شیریں لہجہ، ندا سلونی

لیتے ہیں مزہ بیان والے
لب چاٹتے ہیں زبان والے

سہ لطف یہ ہے کہ حضرت علی نے ایک دن منبر پر ارشاد فرمایا تھا سَلُونی قبل اَن تفقدونی یعنی اے لوگو جو پوچھنا چاہو مجھ سے پوچھ لو۔ قبل اس کے کہ تم مجھے گم کرو (یعنی میرے مرنے سے پہلے تم جو بات پوچھنا چاہو مجھ سے پوچھ لو)

ہے فتح مبیں قتالِ حیدر | غزووں کا مآل۔ مالِ حیدر
ایماں کی جِلا، جلالِ حیدر | اَکْمَلْتُ لَکُمْ کمالِ حیدر

سارے ہیں یہ کام کبریا کے
بندے ہیں کمال ہیں خدا کے

جرأت کا ثبوت لافتا ہے | شفقت کی دلیل ہل اتیٰ ہے
عصمت کا مقام اِنّما ہے | کافی مدحت ہیں قل کفا ہے

یہ قول نہیں ہے اختلافی
اللہ شافی، علی ہیں کافی

کیا جیت سکیں گے مجھ سے بیری | شتری ہیں وہ سب تو میں ہوں خیری
تھا شاملِ بزم اک جو غیری | کانٹوں میں الجھ گیا نصیری

اس کا وہ خدا ہے جو ولی ہے
میرا اللہ بھی علی ہے

بے حبِ علی نماز باطل | صوفی کا دمِ دراز باطل
ہر نغمۂ نَے نواز باطِل | مِضراب نہ ہو تو ساز باطِل

بے تان کے دُھن کبھی بنی ہے
جھن جھن جھن جھن جھنا جھنی ہے

خاکی، ناری، ہوائی، آبی | نیلے، پیلے، ہرے، گلابی
مانا کہ ہیں نیک سب صحابی | پائی ہے کسی نے بوترابی

آئے۔ کوئی ہو اگر علی سا
سب جھانک کے آئے ہیں کلیسا

...ہ سب نے پڑھا ہے اب سے | محبوب کا دم بھرا ہے اب سے
...شتہ پیدا کیا ہے اب سے | حیدر میں یہ وصف کیا ہے اب سے
ماضی میں بھی اور حال میں بھی
اصحاب میں بھی ہیں، آل میں بھی

...ے گا یہ منزلت کوئی خاک | نور اِن کا ہے جزوِ احمدِ پاک
...ل کی ہے ثنا، بہ حدِّ ادراک | لولاکَ لَمَا خَلَقْتُ الافلاک
وہ مدح سرائے مرتضیٰ ہے
اس نے انھیں عینِ حق کہا ہے

...مصحفِ نور کا ہیں پارا | جلووں سے کریم نے سنوارا
...النجم کے بخت کا ستارا | تارہ، دیدار کو اتارا
کس کس کی چمک ہے ماند دیکھو
مہتاب چھٹی ہے۔ چاند دیکھو

...ے تھے یہاں رسولِ مختار | دو خیرِ تمام بہرِ اشرار
...رآنِ مبیں اور ایک تلوار | بازو تھا جسے علی کا درکار
اس تیغ کو دیں کیا علی نے
کجرو کو حسیں کیا علی نے

سہ خدائے تعالیٰ نے حدیث قدسی میں اپنے حبیب سے فرمایا کہ اے حبیب اگر تو نہ ہوتا تو میں ساتوں آسمانوں کو بلکہ کل
...نات کو پیدا ہی نہ کرتا۔ مطلب یہ ہے کہ کل کائنات کو پیدا کرنے کی غرض وغایت تیری ذات ہے۔ یہ سب کچھ تیرے لیے
ہوا ہے۔

یہ خُلق کے سرپرست و ہادی | مُشکل کی کشود کے ہیں عادی
جس نے، دل سے، جہاں ندادی | اس کی، بگڑی، وہیں بنادی

تقدیر کو پھیر سے بچایا
سلماں کو شیر سے بچایا

عرفاں حیدر، یقین حیدر | بنیادِ اصولِ دین حیدر
قتّالِ منافقین حیدر | یٰسین کے ہیں مُبین حیدر

گو زیرِ نگیں ہیں، پُرنگیں ہیں
خاتم کے وزیرِ اوّلیں ہیں

مولا کی مرے وِلا عبادت | جو دل سے ہو وہ ثنا عبادت
پھر تذکرۂ وفا عبادت | صورت کو بھی دیکھنا عبادت

ہیں دل کا ورق جو دیکھتا ہوں
مشغولِ عبادتِ خدا ہوں

یہ صائمِ روز و قائمِ شب | اللہ کے ہر نفس مقرب
پایا ہے جو عبدیت کا منصب | معبود نما ہیں بندۂ رب

سجدے میں بھی یہ اگر پڑے ہیں
معراج میں عرش پر کھڑے ہیں

یہ عینِ خدا ہیں، حق نگر ہیں | یہ بزم فروزِ بحر و بر ہیں
یہ جسمِ محمدیؐ کے سر ہیں | یہ علمِ محمدیؐ کے در ہیں

اب چاہیے یہ حدیث سنئی
وہ علم ہے یہ جو ہے لدنّیؐ

سہ خدائے پاک کا ارشاد جس کے معنی ہیں میرے پاس سے یا میری طرف سے۔

مٹھی میں ہے قسمتِ زمانہ | قبضے میں جناں کا کارخانہ
بیگانہ ہو یا کوئی یگانہ | تقسیم یہاں ہے عادلانہ

اب موج ہے صاحبِ ولا کی
قاسم ہیں علیؑ قسم خدا کی

یہ عونِ خدا ہیں فی النوائب | ظاہر اور مظہر العجائب
ہنگامِ مدد خدا کے نائب | موجود۔ مگر نظر سے غائب

مشکل رو کے تو بڑھ کے دیکھو
تم نادِ علی تو پڑھ کے دیکھو

کونین کے یہ ولی و والی | ہیں چاند۔ مگر کلف سے خالی
ہے اِن کی ولا جنابِ عالی | معیارِ تولّدِ حلالی

جل بھُن کے نہ مدّعی سے لڑیے
وہ کہہ گئے ہیں، نبیؐ سے لڑیے

ہے اپنے پرائے کا وظیفہ | وہ دہر کی سورت شریفہ
جو اِن کی ثنا کا اک صحیفہ | اللہ کا لطف اور لطیفہ

اب دل میں جو ان کا بغض پالے ~~~ سے داغ دھبا
قرآن سے ھل اَتیٰ نکالے

قرآن و ابوتراب دونوں | خلقت میں ہیں لاجواب دونوں
اک باغ کے ہیں گلاب دونوں | اک بحر کی موجِ آب دونوں

لن یتفرقاعہ کا ساتھ دیں گے
کوثر پہ نبیؐ سے جا ملیں گے

عہ رسولؐ نے فرمایا کہ قرآن اور اہلبیت کبھی جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس دونوں حوض کوثر پر پہنچیں گے

انصاف کا اب نہ کیجیے خون | ہے صاف یہ منزلت کا مضمون
موسیِٰ زماں کے ہیں یہ ہارون | تشبیہ ہے تام حسبِ قانون
وہ ساتھ اخی کے ہیں خلیفہ
یہ ساتھ نبیؐ کے ہیں خلیفہ

قرآں میں جو اِنّما ولی ہے | یہ نقشِ ولایتِ جلی ہے
اللہ و نبیؐ ہیں اور علی ہے | گلزار ہے، گل ہے، اور کلی ہے
گو پھول جدا جدا کھلے ہیں
آیتؔ[1] میں مگر ملے ہیں

جنّت کے شجر۔ شجر کے اوراق | محراب، جدار، کھڑکیاں، طاق
حورانِ جناں کی چشم مشتاق | کرسی کا مقام۔ عرش کی ساق
ہر شے سے ولی کی ضو جلی ہے
ہر در پہ رقم علی علی ہے

یہ سابقِ بزمِ ذوالعشیرہ[2] | یہ معدنِ اِرتضا کا ہیرا
حاسد کا کلیجہ جس نے چیرا | آنکھیں تھیں بڑے بڑوں کی خیرہ
کب تھا کسی سورما سے ہیٹا
بوطالبِ پُر جگر کا بیٹا

سہ اِنّما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الذین یُقیمون الصلوٰۃ و یؤتون الزکوٰۃ

عہ خاندان والوں کی دعوت جو رسول نے بعثت کے بعد کی تھی اور اس میں سب سے پہلے علی ایمان لائے تھے۔

اکسیر ہے خاکِ پا علی کی | ہے عرشِ علا پہ جا، علی کی
ایمان ہے کیا؟ ولا علی کی | الحمد ہے کیا؟ ثنا علی کی

مضطر تھے نبی برائے حیدر
قرآن سے پہلے آئے حیدر

آئے بہ مثلِ کتاب آئے | غل تھا۔ فصل الخطاب آئے
گیتی پہ ابو تراب آئے | صلوات پڑھو، جناب آئے

گو شکلِ بشر ہوئے ہیں پیدا
اللہ کے گھر ہوئے ہیں پیدا

پیدا بھی ہوئے بہ شکلِ اعجاز | قدرت کے دکھا دیئے ہیں انداز
یکجا ہیں نیازمندی و ناز | سمٹا ہے حرم میں عالمِ راز

دیوار خموش۔ در مقفّل
وارث جو نہیں تو گھر مقفّل

گلچیں ہے کوئی، نہ گل، نہ گلرو | مہکی ہے گلِ ازل کی خوشبو
انساں کے عوض ملک ہیں ہر سُو | ہے بیتِ الٰہ عالمِ ہُو

گھر ہے ظاہر۔ مکیں نہاں ہے
مفہومِ مکاں میں لامکاں ہے

اندھیاری جو ہر طرف ہے چھائی | ہے چاند نے چاندنی بچھائی
ناگاہ پئے طواف آئی | حیدر کی ماں۔ اسد کی جائی

ناہید تھی منزلِ شرف میں
تھا درِ نجف مگر صدف میں

گھر غیر سے صاف کر رہی تھیں | شیطاں سے مصاف کر رہی تھیں
تطہیرِ مضاف کر رہی تھیں | کعبے کا طواف کر رہی تھیں

مرکز کی کشش میں ضم تھا نقطہ
پرکار تھیں یہ، حرم تھا نقطہ

ناگاہ محل کے درد اٹھا | ماتھے سے عرق زمیں پہ ٹپکا
ڈھونڈا کوئی امن کا جو گوشہ | ستّار تھا، یا حرم کا پردہ

پردے کو ہوا پٹخ رہی تھی
دیوارِ حرم بچیخ رہی تھی

در بند، حرم میں کیسے جائیں | اسرارِ نہاں کہاں چھپائیں
دیوار پکاری غم نہ کھائیں | گھر کے مالک جدھر سے آئیں

دیکھو مری گود یہ کھلی ہے
قدرت امداد پر تُلی ہے

اک چشمِ کرم ہو اب اِدھر بھی | پاؤں بھی اٹھاؤ اور نظر بھی
گھر والا بھی آپ کا ہے گھر بھی | دیوار بھی ہوں میں اور در بھی

دیوار ہوں گر ہجوم آئے
دَر ہوں جو درِ علوم آئے

اُس دَر سے گئیں حرم کے اندر | رحمت کے تمام کھل گئے دَر
وہ در جو کھلا تھا بہرِ حیدر | انگڑائی کا اک دکھا کے منظر

غائب جو ہوا، نہ پھر کہیں تھا
دیوار میں بال تک نہیں تھا

ساقی مرے دل کو بے کلی ہے | کیا طبع رکے جو منچلی ہے
سرمست ہوں وہ ہوا چلی ہے | کعبے میں ولادتِ علی ہے
سودائے پاک کا ہے سر میں
لڑکا ہوا لَمْ یَلِدْ کے گھر میں

ٹوٹا مجھے ہجر کے مزے نے | آجا مرے دل کی ناؤ کھینے
آیا ہے فقیر بھیک لینے | لینے کے کہیں پڑیں نہ دینے
مل جائے علی کے نام کی خیر[1]
شیشے کا بھلا ہو جام کی خیر

اے زاہد خشک! پی یہ ساغر | قرآں کا صاف ہے مقطّر
یہ کیا کہ ہے عزمِ خلد و کوثر | ساقی سے مگر ہے دل مکدّر
شیشہ بھی نہیں ہے اور مے بھی
آخر کچھ زادِ راہ ہے بھی

ساقی سے جو رہ گئے ہیں کٹ کے | پھرتے ہیں وہ رند بھٹکے بھٹکے
پینا ہے ہمیں تو آج ڈٹ کے | پی کر نہ ہٹیں، پئیں نہ ہٹ کے
لاکھوں مے کش ہیں ولولہ ایک
بادہ ساقی ہیں میکدہ ایک

یہ بادۂ ناب، ارغوانی | توحید کے خضر کی جوانی
ہم بادہ کشوں کی زندگانی | مچھلی کی ہے جیسے جان پانی
اس مے سے حذر جو کر گئے ہیں
زندہ کیا ہیں! وہ مر گئے ہیں

[1] خیرات

ساقی وہ گلابی آج مے لا | دامن ہے شفق کا جس سے میلا
اُس کی خوشبو چمن میں پھیلا | اسلام کے قیس کی جو لیلا

کعبے کی فضا بلا رہی ہے
در کھول، بہار آ رہی ہے

لا غیرتِ صد گلاب و لالہ | جو اہلِ نظر کا دیکھا بھالا
بادہ ہو وہی مدینے والا | اور دُرِ نجف کا ہو پیالا

جس کے رخ سے جمال ٹپکے
جبریل کی جس پہ رال ٹپکے

جس سے ابھرے رگ تفاخُر | سویا ہوا جاگ اٹھے تہوّر
ہو جائے خزف بھی، بے بہا دُر | بزدل بھی پیے تو ہو بہادر

احساسِ غضنفری ہو نشتر
اک نعرۂ حیدری ہو نشہ

جرأت کی وہ مے کہ رند پی کر | توڑے عصرِ رواں کا خیبر
اک مرتبہ لے جو نامِ حیدر | چیرے فرعونیوں کے اژدر

مٹی بھی بنے گلاب ساقی
آنے کو ہیں بوتراب ساقی

مژدہ سن لیں یہ مے کے شیدا | کہتا ہے یہ صبح کا سپیدا
اک نور ہوا حرم میں پیدا | مغرب سے سحر ہوئی ہویدا

شرما کے وہ دیکھو چاند سُکڑا
یہ نور، رسولؐ کا ہے ٹکڑا

اللہ رے شان مرتضیٰ کی | یہ روح ہیں عزم کبریا کی
تفسیر ہیں رمز ماسوا کی | تصویر ہیں قدرتِ خدا کی

فیضان ہے، مقدرت علی کی
عرفان ہے، معرفت علی کی

آدم بھی تھے جب میانِ ترکیب | کی عرش پہ قدسیوں کی تادیب
دنیا میں علَم کیا جو تنصیب | حیواں سے تھے عرب، سکھائی تہذیب

صحرائی کو مجلسی بنایا
انسان کو آدمی بنایا

ظاہر میں نہیں تھی جب حکومت | تب بھی باطن میں تھی قیادت
ہاتھ آئی جو مادی خلافت | مخدوم نے کی جہاں کی خدمت

راہوں میں تھیں حادثوں کی کڑکیں
تھے راہ نما، بنائیں سڑکیں

اب تک کوئی لیکھ تھی نہ جادہ | رہگیروں کے تھے مزاج سادہ
پہنے ہوئے جہل کا لبادہ | سرمستیوں کا پیے تھے بادہ

جاتے تھے گزر کے جنگلوں سے
تھا سابقہ روز دنگلوں سے

صحرا میں رواں جو قافلہ تھا | وہ، راہیِ وادیِ فنا تھا
رہبر تھا، نہ کوئی نقشِ پا تھا | ہر شخص کا راستہ جدا تھا

جس بن میں کوئی نہ کیل گاڑے
واں خضر نے سنگِ میل گاڑے

جادوں سے جب انفراغ پائے | خشکی سے یہ سوئے آب آئے
موجوں سے لڑے، ستون اٹھائے | شارع تھے حضور، پل بنائے
یہ علم کے نور کی چمک ہے
جو پل سے پل صراط تک ہے

ہوں تخت نشیں کہ بوریے پر | ہادی ہیں یہ خلق کے مقرر
بس حیّ علی الفلاح کہہ کر | انسان کی فلاح کے ہیں خوگر
مطلوبِ رسول کے ہیں طالب
پڑھ لیجیے ارجح المطالب

تقدیرِ امم ہے ذاتِ حیدر | تطہیرِ حرم ہے ذاتِ حیدر
کلمے کا بھی دم ہے ذاتِ حیدر | رحمت کا قدم ہے ذاتِ حیدر
کفار کو زیر کر دیا ہے
اسلام کو شیر کر دیا ہے

اوچھا سا بھی وار اگر کیا ہے | عنتر کو لہو میں تر کیا ہے
مرحب کا قلم جو سر کیا ہے | خیبر کی مہم کو سر کیا ہے
بڑھتا۔ جو کسی جری میں تھا دم
دم تھا تو شکست کیوں دمادم

جو دے کے نشانِ فوج جاتے | اپنا سا وہ لے کے منھ پھر آتے
لب کاٹتے۔ پیچ و تاب کھاتے | جھینپے جھینپے، نظر چراتے
بجوروں کی روش سے سر جھکا کے
عزت کھو کے۔ شکست کھا کے

وہ زور وہ شور تھے نہ وہ غل | صمٌ بکمٌ دلوں کے بلبل
اللہ پہ جو نہ تھا توکل | امیدوں کے بھی چراغ تھے گل
منہ زرد تھے، رنگ اڑے ہوئے تھے
رخ گھر کی طرف مڑے ہوئے تھے

ناگاہ ہوئی جو شب نمودار | بولے یہ مجاہدوں سے سرکار
کل پائے گا یہ علم وہ دیندار | کرار ہے جو۔ نہیں ہے فرار
وہ دوستِ خالق و نبیؐ ہے
طرفینؔ سے رسمِ دوستی ہے

سنتے ہی کلامِ صدقِ مرسلؐ | مچنے لگی سب کے دل میں ہلچل
سوچا یہ ہر اک کہ میں ہوں وہ یل | جلنے لگی آرزو کی مشعل
یہ پھانس جو دل میں پھنس رہی تھی
تقدیرِ الٰہ ہنس رہی تھی

اس شب میں خودی نواز سارے | بیتاب رہے ہوس کے مارے
جاگا کیے شمع کے سہارے | دیکھی کبھی لو، کبھی ستارے
جب صبح ہوئی تو منہ شفق تھے
پایا نہ علم تو چہرے فق تھے

بولے یہ حضورؐ، فجر پڑھ کر | آراستہ ہو خدا کا لشکر
لے آؤ نشانِ فوج۔ قنبرؔ! | مچلے امیدوار اکثر
بن سج کے جنابِ سعدؓ آئے
کچھ اور بھی ان کے بعد آئے

؎ نظم میں تسکین متحرک درست ہے
؎ غلام کا نام
؎ صحابیؓ کا نام

جتنے آئے گئے دلاور | تھے سب بہ خیالِ خود غضنفر
پابند تھے اَمر کے پیمبر | دیکھا نہ کسی کو آنکھ اٹھا کر
دی وحی نے یہ صدا نبیؐ کو
اے دوست پکاریے[1] علی کو

حضرت نے یہ سن کے سر اٹھایا | ہر چار طرف جو منھ پھرایا
نظروں میں نہ ایک بھی سمایا | حیدر کو مگر کہیں نہ پایا
یہ حکم دیا۔ ولی کو لاؤ
سلمان[2] اٹھو۔ علی کو لاؤ

کہنے لگا ایک واقفِ حال | آنکھیں ان کی رمد[3] سے ہیں لال
بولے حضرت یہ سن کے احوال | چشمِ بدور، نیک ہے فال
دکھلائیں گے آنکھ رہزنوں کو
رلوائیں گے خون دشمنوں کو

سن کر یہ رسولِ رب کا فرمان | بس رہ گئے دل کے دل میں ارمان
آئے ناگاہ مثلِ قرآن | سلمان کے ساتھ میں سُلیمان
آنکھوں سے لہو ٹپک رہا تھا
باطل پلکیں جھپک رہا تھا

حضرت نے قریب تر بلایا | آنکھیں چومیں۔ گلے لگایا
آشوب کا پھر نشاں نہ پایا | آنکھوں میں یہ معجزہ دکھایا
قدسی نے بلند یہ صدا کی
یہ آنکھیں ہیں عینِ کبریا کی

[1] نادِ علیاً
[2] صحابیٔ رسول کا نام
[3] آشوب چشم